ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: اگست 29,2000

ایم۔ سی۔ مہتا

بنام

یونین آف انڈیا و دیگراں

[بی این کرپال اور ایم آر ایس روما پال، جسٹس صاحبان]

صنعتی آلودگی-دہلی-اینٹوں کے بھٹے-کو بند کرنا اور دہلی سے باہر منتقل کرنا-عدالت عظمیٰ کی طرف سے منظور کردہ احکامات-اینٹوں کے بھٹے کے مالکان کو ہدایت دی گئی کہ بغیر کسی تلافی کے زمین کو سپرد کریں-اینٹوں کے بھٹے کے مالکان کی طرف سے احکامات میں ترمیم کے لیے درخواستیں-قرار دیا گیا، درخواستوں کی اجازت دی گئی-ترمیم شدہ حکم کہ اینٹوں کے بھٹوں کو بند کرنے یا سوختہ کوئلہ کی راکھ جمع شدہ کی تکنیک میں استعمال میں تبدیلی کے ساتھ، جس زمین پر وہ واقع تھے اس کے مالکان کسی بھی زمین کو سپرد کرنے کے پابند نہیں ہوں گے-تاہم یہ ان اینٹوں کے بھٹے کے مالکان پر لاگو نہیں ہوگا جنہوں نے منتقلی کے معاملے میں فوائد حاصل کیے ہیں۔

ایم سی مہتا بنام یونین آف انڈیا، [1996]4ایس سی سی 351اور ایم سی مہتا بنام یونین آف انڈیا، [1998] 9ایس سی سی 149، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ اصل دیوانی کا دائرہ اختیار: عبوری درخواست نمبر 1243، 1246، 1247، 1248اور 1259۔

میں

عبوری درخواست نمبر 22 میں آئی اے نمبر 129

میں

رٹ درخواست (c) نمبر 4677، سال 1985۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

کے این راول اور مکل روہتگی ایڈیشنل سالیسٹر جنرل، رنجیت کمار (اے سی)، ایم سی مہتا، وجے پنجوانی (سی پی سی بی)، سی وی سبا راؤ، آر این ورما، ایس کے دویدی یونین آف انڈیا، کے سی کوشک، ایس این تر ڈیل (ایم این یو ڈی) وی بی سہاریہ، (ڈی ڈی) کے لیے۔ این سی ٹی دہلی کے لئے محترمہ گیتا لوتھرا، پنکی آنند، این سی آر پی بی کے لئے محترمہ شیل سیٹھی، (ڈی پی سی سی) کے لئے آر سی ورما، سی سدھارتھ، ای سی اگروال، رشی اگروال، اشونی کمار، دھرو مہتا، ایس کے مہتا، محترمہ شوبھا، سوریہ کانت اور آر ایس سوری شامل ہیں۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ درخواستیں سابق اینٹ بھٹہ مالکان کی طرف سے دائر کی گئی ہیں جن کے اینٹ بھٹے دہلی کے این سی ٹی میں تھے۔ ان درخواستوں میں رٹ پٹیشن نمبر 85/4677 میں عبوری درخواست 22 میں عدالت کی طرف سے منظور کردہ 10.5.96 اور 26.11.96 کے حکم میں ترمیم کرنے کی استدعا کی گئی ہے تاکہ اس ہدایت کو ختم کیا جا سکے جس کے ذریعہ درخواست دہندگان کو بغیر کسی معاوضے کی ادائیگی کے زمین واپس کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

یہ عدالت دہلی میں صنعتی آلودگی سے نمٹ رہی تھی۔ ماسٹر پلان 1990 کے مطابق صنعتوں کو مختلف زمروں میں رکھا گیا تھا۔ جن صنعتوں کو زمرہ-H میں رکھا گیا تھا انہیں ماسٹر پلان کے نافذ ہونے کے تین سال کے اندر بند کرنے اور/یا دہلی سے باہر منتقل کرنے کی ضرورت تھی۔ جب مذکورہ صنعتیں منتقل یا بند نہیں ہوئیں تو تحریری درخواست دائر کی گئی جس کی وجہ سے 10 مئی 1996 کے حکم کی منظوری ہوئی جس کی اطلاع [1996] 4 ایس سی سی 351 کے طور پر دی گئی۔ یہ حکم خاص طور پر خطرناک، نقصان دہ صنعتوں کے معاملے سے نمٹتا تھا اور اس میں جو ہدایات دی گئی تھیں ان کے لیے ضروری تھا کہ زمین کا ایک خاص فیصد جو ان صنعتوں کے ذریعے استعمال کیا جا رہا تھا ہتھیار ڈال دیا جائے اور ساتھ ہی عدالت نے باقی زمین پر پچاس فیصد اضافی F.A.R کی اجازت دی۔ زمین کو ماسٹر پلان میں بتائے گئے طریقے سے استعمال کرنے کی ضرورت تھی۔

سال 1990 کے ماسٹر پلان میں اینٹوں کے بھٹوں کو زمرہ-ایچ صنعت کے طور پر نہیں دکھایا گیا تھا۔ دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی کی طرف سے رپورٹ پیش کیے جانے کے بعد ہی 26 تاریخ کے ایک حکم نامے کے ذریعے۔ 11.96 [1998] 9 ایس سی سی 149 یہ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ این سی ٹیریٹری دہلی کے مختلف زونوں میں کام کرنے والے 246 اینٹوں کے بھٹے زمرہ-ایچ کی صنعتیں ہیں اور اس طرح مذکورہ صنعت کے طور پر کام نہیں کر سکتے۔ ان کو دہلی سے بند کرنے اور منتقل کرنے کا حکم دیتے وقت ہدایات کے پیراگراف 6 میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا کہ

اینٹوں کے بھٹوں کی منتقلی/نقل مکانی کی وجہ سے دستیاب ہونے والی زمین کے استعمال کی اجازت اس عدالت 10 مئی 1996 کے ایم سی مہتا بنام یونین آف انڈیا کے حکم کے مطابق دی جائے گی۔ یہ بھی کہا گیا کہ منتقل ہونے والے اینٹوں کے بھٹوں کو مراعات دی جائیں گی اور اینٹوں کے بھٹوں کو سوختہ کوئلہ کی راکھ جمع شدہ کی تکنیک کی طرف منتقل کیا جانا چاہیے۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ ان اینٹوں کے بھٹوں کے مالکان کی بڑی تعداد ان زمینوں پر قابض تھی جو انہوں نے لائسنس/پٹہ پر لی تھی۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ مذکورہ بالا آرڈر کی تاریخ 26.11.96 کی منظوری سے پہلے زمین کے مالکان کو کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا جو اینٹوں کے بھٹے کے مالکان کے مالک مکان تھے۔ ان کے حقوق بہت زیادہ متاثر ہوئے اور قدرتی انصاف کے اصول کے لیے انہیں سماعت کا موقع دینے کی ضرورت ہوتی۔ اس کی تردید کی گئی۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اینٹوں کے بھٹے زرعی زمین پر واقع تھے، اس زمین پر اس قسم کی کوئی تعمیر نہیں کی جا سکتی جس کی صنعت کو اجازت دی گئی ہو۔ جب اس عدالت نے 10.5.96 کے حکم میں زمین کے ایک مخصوص فیصد کو واپس کرنے کی ضرورت تھی، تو اس نے ساتھ ہی زمین کے مالکان کو زمین پر تعمیر کے لئے اضافی F.A.R کی اجازت دی تھی، جو معاوضے کے طور پر تھا۔ جہاں تک زرعی زمین کا تعلق ہے، جہاں اینٹوں کے بھٹے واقع تھے، اس صورت حال کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ یہ واضح ہے کہ اینٹوں کے بھٹوں و دیگر زمرہ-ایچ صنعتوں کی حیثیت ایک جیسی نہیں ہے۔ ان دو قسم کے منصوبوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جب کہ اینٹوں کے بھٹے، جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، زمرہ-ایچ کی صنعت نہیں تھے، دیگر اکائیاں جن کے سلسلے میں 10 مئی 1996 کو احکامات جاری کیے گئے تھے، اس زمرے میں آتی تھیں۔ اگر زرعی زمین ایک ہیکٹر سے کم ہے تو عام طور پر کسی تعمیر کی اجازت نہیں ہے اور اگر یہ ایک ہیکٹر سے زیادہ ہے تو اس کا صرف ایک حصہ تعمیر کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زرعی زمین کی حالت صنعتی زمین یا زمین سے بہت مختلف ہے جس پر صنعتیں کھڑی کی گئی تھیں۔ ایسا ہونے کی وجہ سے درخواست دہندگان کی اس دلیل میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ وہ زمین کو سپرد کرنے کے پابند نہیں ہونے چاہئیں۔ تاہم، فاضل وکیل کی طرف سے یہ فرض لیا گیا ہے کہ زرعی زمین یا وہ زمین جس پر اینٹوں کے بھٹے واقع تھے، ماسٹر پلان کی توضیحات کے مطابق استعمال ہوتی رہے گی اور آج تک اینٹوں کے تمام 246 بھٹے بند کر دیے گئے ہیں۔ ہمیں بار میں مطلع کیا جاتا ہے کہ زیر بحث زمین اب زیادہ تر زرعی مقاصد کے لیے استعمال کی جا رہی ہے، حالانکہ اینٹوں کے دو سابقہ بھٹے مالکان کے معاملے میں سوختہ کوئلہ کی راکھ جمع شدہ کی تکنیک کو اینٹوں کی تیاری کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ماحول دوست ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ان درخواستوں کی اجازت ہے اور یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اینٹوں کے بھٹوں کی بندش یا سوختہ کوئلہ کی راکھ جمع شدہ کی تکنیک کے استعمال میں تبدیلی کے ساتھ، جس زمین پر وہ واقع تھے اس کے مالکان کسی بھی زمین کو سپرد کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔اس حد تک 26.11.96 کے حکم میں ترمیم کی گئی ہے۔یہ واضح کیا جاتا ہے کہ یہ حکم ان اینٹوں کے بھٹے کے مالکان پر لاگو نہیں ہوگا جنہوں نے 26.11.96 کے اس عدالت کے حکم کا فائدہ اٹھایا ہے اور نقل مکانی کے معاملے میں اسی کے تحت فائدہ اٹھایا ہے۔اس عدالت سامنے درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی نقل مکانی کے حوالے سے کوئی مدد نہیں ملی ہے یا اس طرح کا کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے۔اس حکم کے نتیجے میں زمین اصل مالک کو واپس کر دی جائے گی۔

ٹی۔این۔اے۔ **عبوری درخواست اجازت دی ہے۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document